

انجیل مرقس میں تحریف کی ایک مثال

برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ مسیحؑ کی کردار کشی

مسیحیت کے مآخذ میں انجیل مرقس کو اہم مقام حاصل ہے اس کا کاتب یوحنا (لقب: مرقس) یکے از پیروان یسوع مسیح ہیں یا حواریوں کے سردار پطرس جیسا کہ ابن بطریق کی رائے ہے؟ اس میں محققین کے درمیان اختلاف ہے اس وقت اختلاف سے قطع نظر انجیل مرقس کی ایک کہانی کی اصلیت اور حقیقت پر نظر ڈالنا مقصود ہے جو انجیل مرقس میں بار بار دہرائی گئی ہے۔

کہانی کا خلاصہ یہ ہے: ”حضرت عیسیٰؑ اپنے شاگردوں کے ہمراہ ایک گاؤں (بیت عنیا) پہونچے اچانک ایک عورت جس کا بھائی مر گیا تھا یسوع مسیح کے سامنے آئی اور یہ پکارتے ہوئے سجدہ میں ریز ہو گئی: اے ابن داؤد مجھ پر رحم کر! شاگردوں نے اس خاتون کو جھڑکا تو یسوع نے اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا اور اس عورت کے ساتھ اس باغ میں گئے جہاں اسکے بھائی کی قبر تھی اسی وقت قبر سے رونے کی ایک بلند آواز سنی گئی تو یسوع نے قبر پر سے چٹان کو ہٹا دیا اور وہاں اتر گئے جہاں وہ جوان تھا پھر یسوع نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور نو جوان کو کھڑا کر دیا نو جوان نے یسوع کو بغور دیکھا اور محبت میں گرفتار ہوا اور یسوع کے پاس رہنے کی ان سے گزارش کی پھر وہ دونوں قبر سے باہر آئے سب لوگ اس نو جوان کے گھر گئے اس لئے کہ نو جوان مالدار تھا انہوں نے وہاں چھ دن گزارے اس عرصہ میں یسوع نے اس نو جوان کو ضروری تعلیمات دیں اور شام کو نو جوان آیا اس حال میں کہ اس نے اپنے ننگے بدن پر ایک باریک کپڑا پہن رکھا تھا جس کو کاہن پہنا کرتے تھے یسوع اس رات اس کے ساتھ رہے تاکہ اس کو ملکوت الہی کے اسرار سکھائیں اور جب یسوع بیدار ہوئے تو نہرا ردن کے دوسری طرف روانہ ہو گئے.....“

یہ ہے اس کہانی کا خلاصہ جو انجیل مرقس کے مختلف حصوں میں حذف و اضافہ کیساتھ وارد ہوئی ہے انجیل یوحنا (1:11-45) میں بھی اسی طرح کا ایک واقعہ تذکرہ بالا تفصیل کے ساتھ مذکور ہے محققین کی رائے یہ ہے کہ دونوں واقعہ ایک ہی ہے اس میں (العیاذ باللہ) یسوع کا اس نیم عریان نو جوان کیساتھ رات گزارنے کو خصوصیت سے جگہ دی گئی ہے۔ مرقس (14:51-52) میں سولی کے واقعہ میں مذکور ہے: ”سب نے ان (یسوع مسیح) کا ساتھ چھوڑ دیا

اور بھاگ گئے، البتہ ایک جوان جو ایک ازار پہنے نیم عریاں تھا ساتھ لگا رہا، "نوجوانوں نے اس کو پکڑ لیا، تب اس نے ازار اٹھایا اور رنگا ہی بھاگ اٹھا۔"

مرقس (52:51-14) میں مکتوب ہے: "جب جسمانی کے باغ میں پہرے داروں نے ان پر ہلہ بولا تو وہ جوان عریانیت کی حالت میں بھاگ کھڑا ہوا....."

ان تمام جگہوں پر کردار ایک ہی ہے اور اگر خط کشیدہ الفاظ پر غور کیا جائے تو یہ بات وضاحت کی محتاج نہیں رہ جائے گی کہ اس کہانی میں کردار کے جس پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ یسوع مسیح کا اس کسن نوجوان کے ساتھ شب باشی اور محبت والے جو اکثر نیم عریاں رہتا ہے اس تصویر کشی کو اللہ کے برگزیدہ بندہ کی توہین اور غلط تصویر تسلیم کی جائے یا پھر اس کی تاویل کی جائے یا پھر (نعوذ باللہ) وہ تسلیم کر لیا جائے جو اہل ہوس نے اس تصویر کشی سے تسلیم کرنا چاہا ہے جس کا تذکرہ آگے آئے گا۔

انجیل مرقس کے بعض نسخوں میں اس طرح کے صاف الفاظ وارد ہوئے ہیں "عریاں شخص عریاں کے ساتھ" اس طرح کے جملوں یا مذکورہ عریانیت کی تفسیر میں مفسرین نے دو رائے بیان کی ہیں:

۱۔ اگر اس عریانیت کا محرک اور سبب ایک عبادت اور مقدس عمل تھا تو پھر کلیسا نے اس انجیل مرقس میں جس کو معیہ کی کونسل نے تسلیم کیا ہے اس سے اس واقعہ کو حذف کیوں کر دیا؟ اور یہی نہیں بلکہ قدس کے ایک بڑے پادری کلیمنٹ نے سرے سے اس کا انکار ہی کیوں کر دیا؟

۲۔ یسوع مسیح اپنے تمام پیروؤں سے محبت کرتے تھے۔ پھر کیا بات ہے کہ جب جب یسوع اور اس نوجوان کا تذکرہ آتا ہے تو خصوصیت سے "محبت" کا تذکرہ آتا ہے اور عریانیت پہلی تفسیر کے مطابق اگر چہسمہ کے لئے تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ جہاں بھی نوجوان کا تذکرہ آتا ہے اسی کے ساتھ اس کی نیم عریانی کو بیان کیا جاتا ہے جب کہ چہسمہ کا عمل ہر وقت نہیں ہوا؟

دوسری تفسیر:

۲۔ دوسری رائے کے بانی مہانی مورٹن سمیت (1915-1991) ہے اس شخص نے مرقس کی خفیہ انجیل کے بارے میں دو کتابیں بھی لکھی ہیں وہ اس تصویر کشی کی یہ تفسیر کرتا ہے کہ (نعوذ باللہ) یسوع مسیح اس قوم کا عمل کیا کرتے تھے جس پر پتھر کی بارش ہوئی تھی (اس گستاخ شخص نے اس موقع پر کھلے لفظوں کو استعمال کیا ہے) دوسرے لفظوں میں وہ دریدہ وہن ان کی طرف ہم جنس پرستی کو منسوب کرتا ہے۔

حد یہ ہے کہ مذکورہ کہانی میں جہاں جہاں عریانیت کا تذکرہ آیا ہے اس جگہ تبصرہ کرتے ہوئے پادری پیٹر میرنی لکھتا ہے ☆ "انجیل یوحنا یونانی زبان میں لکھی گئی اس انجیل کے مخاطب یونانی عوام تھے قدیم یونانیوں کے نزدیک ہم جنس پرستی کوئی عیب یا شرم کی بات نہیں تھی اس لئے دو مخصوص کے مابین محبت یا فہم لگانے کی تعبیر سے جنسی محبت مراد

لینا کوئی بعید بات نہیں.....“

☆ ”اس نوجوان کا ایک معمولی چادر اس طرح زیب تن کرنا کہ اس کا کھینچ لینا اور اس کو بنگا کر دینا ممکن ہو اس سے اس کے علاوہ اور کیا ثابت ہو سکتا ہے کہ یسوع اور کسن نوجوانوں کے درمیان خاص نوعیت کے تعلقات تھے۔“ (العیاذ باللہ) ⁽¹⁾

پہلی تفسیر قوی نہیں ہے اور دوسری رائے ایک عام شخص کی طرف منسوب کرنا شرم و عار کی بات ہے چہ جائے کہ ایک برگزیدہ ہستی، پیغمبر خدا کی طرف اس کا انتساب کیا جائے، پھر آخراں کہنی کی حقیقت کیا ہے؟

تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کہانی کا وجود ہے لیکن اس شکل میں نہیں جس شکل میں پیش کی گئی ہے، دراصل انجیل مرقس میں تحریف نے اس کہانی کو ”معاشرہ“ یا ”ہم جنس پرستی“ کا رنگ دے دیا ہے، چنانچہ اس کا اعتراف خود قدس کے پادری کمیونٹ نے برملا کیا ہے، اس اعتراف کا انکشاف خود مورٹن سمیٹ نے کیا ہے۔

”مورٹن سمیٹ“ ایک بڑا عیسائی عالم ہے قدس کے جنوب مشرق میں واقع ماری سا بانامی چرچ کے مخصوص کتب خانہ کی فہرست سازی کا کام اس کے سپرد تھا، ساتویں صدی ہجری کے مصنف اجناٹیس اٹلا کی کی ایک کتاب کا جائزہ لیتے وقت، کتاب کے آخری صفحات میں یونانی زبان میں اس کو ایک خط نظر آیا، خط کا آغاز ان الفاظ میں ہوا تھا: ”مقدس کمیونٹ (مصنف کتاب ”اسٹروائیس“ کی طرف سے یہ خط تصویذ کے نام.....“

یہ خط تصویذ رنامی ایک شخص کو لکھا گیا ہے خط کا لکھنے والا کمیونٹ اسکندری (150-213) ہے، 203ء میں جب قیصر کسٹھوس سفیر یس نے عیسائیوں پر مقدمہ چلایا تو یہ اسکندریہ سے بھاگ کر قدس میں پناہ گزیں ہوا اور قدس کا پادری بن گیا، اسی پادری کی حیثیت سے اس نے یہ خط بھیجا، اس خط میں پادری کمیونٹ نے مرقس کی خفیہ انجیل کے بارے میں بہت سی معلومات مہیا کی ہے، انہوں نے اس خط میں اس انجیل کے دو مکمل اقتباس کو پیش کیا ہے۔ کمیونٹ نے اشارہ کیا ہے کہ یہ مکمل انجیل اسکندریہ کے گرجا گھر میں موجود ہے، لیکن کلیسا نے اس کو دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھا ہے، ان کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ انجیل مرقس سمیٹ کے ابتدائی زمانوں میں تین شکلوں میں موجود تھا۔

☆ مکمل نسخہ یہ نسخہ علم لاہوتی کے مخصصین کے لئے مخصوص تھا، مرقس جب اسکندریہ واد ہوئے تو انہوں نے اس نسخہ میں اضافہ بھی کیا تھا۔

☆ کاربوکرائسی، یہ نسخہ کاربوکرائس کی طرف منسوب ہے، اس نے اپنی ایک جماعت قائم کی تھی، اس نے انجیل مرقس کے اصل نسخوں میں تحریف کیا اور پھر یہ پروپیٹنڈہ کیا کہ یہی اصل نسخے ہیں، ان نسخوں کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں جنسی اباحت کی دعوت کھلم کھلا دی گئی ہے۔

☆ خط سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ تیسرا وہ مختصر نسخہ ہے جس کو بقیہ کی کونسل نے تسلیم کیا اور اختلاف سے بچنے کیلئے مکمل یا محرف نسخوں سے اجتناب کیا گیا، ان تمام نسخوں کو ختم کر دیا گیا تھا، یہاں تک کہ بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں دو مصری کا شکاروں نے زمین کی تہوں سے بہت سی انجیلوں کو نکالا جن کو حرام قرار دیا گیا تھا، جیسے انجیل مریم

انجیل تو ماس وغیرہ۔

کلیمنٹ کا خط تصیوڈر کے نام: تصیوڈر نے کلیمنٹ کو ایک سوالنامہ بھیجا تھا، جس میں مذکورہ بالا جملوں یا اس عشقیہ کہانی کے بارے میں وضاحت چاہتی تھی، کلیمنٹ چونکہ اسکندریہ میں انجیل مرقس کا مکمل نسخہ دیکھ چکا تھا، اس لئے اس نے اس نسخہ کو اصل مان کر یہ جواب لکھا کہ یہ عشقیہ کہانی اصل انجیل مرقس میں موجود نہیں ہے یا کم از کم اس شکل میں نہیں ہے یہ خط طویل ہے لیکن یہاں اس خط کے صرف ان حصوں کو نقل کیا جائے گا جن سے موضوع پر روشنی پڑتی ہے:

”کاربوکراٹ کی تعلیمات کو موت کی نیند سلا کر آپ نے ایک بڑا نیک کام انجام دیا ہے اس لئے کہ یہ لوگ ان گمراہ ستاروں کی طرح ہیں جن کا اشارہ پیشین گوئی میں کیا گیا ہے جو لوگ جسمانی لادتناہی جہنم کے گڑھے میں پڑنے کی وصیت کر کے مراط مستقیم سے گمراہ ہو گئے، جس وقت یہ لوگ اس بات کا دعویٰ کر رہے تھے کہ یہ شیطان کے خفیہ رازدوں کو جانتے ہیں ان کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ اپنے آپ کو گمراہی کی تاریکی میں دھکیل رہے ہیں۔

یہ حضرات انجیل مرقس کے بارے میں جو بات مسلسل دہرا رہے ہیں تو اس سلسلہ میں معلوم ہونا چاہیے کہ اس انجیل کے بعض حصے محرف ہیں اگرچہ بعض حصے حقائق پر مشتمل ہیں، لیکن کسی بھی حال میں یہ اجیل اپنی صحیح شکل میں پیش نہیں کی گئی، اس لئے کہ سچائی اور حق کو جب جھوٹ اور باطل میں گنڈ کر دیا جائے گا تو وہ محرف اور باطل ہی سمجھا جائے گا..... اور اس میں حق کی حیثیت اس تک کی طرح ہو جائے گی جس نے اپنا ذاتی نقطہ کھودیا ہے۔

انجیل مرقس کا واقعہ یہ ہے کہ پطرس نے روم میں اپنے دور ان قیام (GOD) کے اعمال و معمولات کو قلم بند کیا تھا لیکن وہ (GOD) کے تمام حالات اور معمولات نہیں تھے، خفیہ معمولات کا اس میں اشارہ بھی نہیں تھا، لیکن پطرس نے ان چیزوں کا انتخاب کیا تھا جن سے اس کے یقین کے مطابق نئے مؤمنین کے ایمان کو مضبوط بنانے میں مدد ملی، لیکن جب پطرس شہید ہوئے تو مرقس اسکندریہ پہنچا، مرقس نے اپنی تصنیف شدہ کتاب میں ان خواطر اور خیالات کو منتقل کر لیا، جس سے معرفت الہی کی طرف پیش رفت میں مدد مل سکتی تھی، اس طرح مرقس نے ایک ایسا انجیل کی تالیف کی جس میں روحانیت پر زور تھا تاکہ اس کمال کے طالبین اس سے فائدہ اٹھا سکیں، لیکن اس نے اس سلسلہ میں مختلف فیہ امور اسی طرح رب کے پوشیدہ اعمال سے تعرض نہیں کیا..... جب اس کی موت قریب آئی تو اس نے اپنی تصنیفات اسکندریہ کے کلیسا کو دے دیا، جہاں پر اس کی مکمل حفاظت کی جاتی تھی، اور صرف انہیں کو پڑھنے کے لئے دی جاتی تھی جن کو عظیم اسرار کے حصول کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔

لیکن جیسا کہ معلوم ہے کہ شیطان کی شریر طبیعت بنی نوع انسانی کی ہلاکت کے منصوبے بناتی ہے، شیطان کی اسی طبیعت نے کاربوکراٹس کو اپنے دام فریب میں جکڑ لیا، چنانچہ کاربوکراٹس نے مکرو فریب کے جال پھیلانے اور اسکندریہ کے گر جا گھر کے ایک پادری کو شیشہ میں اتار لیا اور اس طرح اس نے خفیہ انجیل کے ایک نسخہ کو حاصل کیا، اور پھر اس نے اپنے کافرانہ عقیدہ کے مطابق جس میں جسم کو مقدس روح حاصل ہے اس انجیل کی تفسیر کی، اس کے علاوہ انجیل

کے مقدس کلمات کو خرافات اور جھوٹ سے بدلا اور اس طرح اس نے کارپوکرائی تعلیم ایجاد کی۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں لکھا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے میدان کھلا نہ چھوڑا جائے اور اس انجیل کو ہرگز

تسلیم نہ کیا جائے.....“

تحریف کا پس منظر: رومی اور یونانی تہذیب میں ہم جنس پرستی عام بات رہی ہے، اُغلاطون اور ہومیروس

نے اس کا کھل کر تذکرہ کیا ہے، واقعات نقل کئے ہیں، یہاں تک کہ یونانی تہذیب میں (العیاذ باللہ) خدا بھی اس سے

محفوظ نہیں ہے، جس زمانہ میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی اس وقت یروظلم رومیوں کے زیر اثر تھا، اور ہر مغلوب قوم کی

طرح غالب قوم کی یہ ”مہذب مرض“ ان میں بھی عام تھا، حضرت عیسیٰ مسیح کی تعلیمات نے اس کی مخالفت کی، غالی

تبعین نے اس مخالفت کو پہلے ”بے رغبتی“ پھر ”رہبانیت“ میں داخل کر دیا، اب ہم جنس پرستی تو دور کی بات کلیسا کی

تعلیمات میں جائز اور مشروع طریقوں کی بھی گنجائش نہیں تھی، فطری طور پر اس کا رد عمل اس طرح ہوا کہ خود کلیسا میں اور

خافا ہیں بدکاری کے سب سے بڑے بن گئے، اور دوسرا رد عمل یہ ظاہر ہوا کہ مسیحی تعلیمات میں خود اہل ہوں مسیحی

علماء ہم جنس پرستی کے جواز کے دلائل تلاش کرنے لگے۔ اس میں سب سے زیادہ کامیابی کارپوکرائس کو ملی کے اس نے

خود یسوع مسیح کو (العیاذ باللہ) اس میں ملوث کر دیا، اور اس طرح اس نے اپنا ایک فرقہ بنایا جس کے نزدیک دوسروں

کے درمیان رشتہ ازدواج قائم ہوتا تھا، یہ فکراتی عام ہوئی کہ بڑے بڑے پادری برطلا اس رشتہ میں بندھتے تھے، تیسری

صدی عیسوی میں اس فکر اور فرقہ کو کافی عروج حاصل ہوا، سب سے پہلے اس فکر کی مخالفت پادری آگسٹن نے کی لیکن

اس کی مخالفت کا پس منظر بھی دلچسپ ہے، وہ خود ایک دوسرے شخص سے جڑا ہوا تھا، لیکن اچانک وہ شخص دوسرا شہر منتقل

ہو گیا اور وہاں اس نے اپنے لئے دوسرا انتخاب کر لیا، اس پر پادری آگسٹن جل اٹھا اور رد عمل میں وہ ہم جنس پرستی

مخالفت کا ہیرو بن گیا، لیکن اس فکر کو ختم کرنے میں کلیسا کامیاب نہیں ہو سکا، اور یہ عمل آج بھی موجود ہے بلکہ بعض ملکوں

میں قانونی شکل اختیار کر چکا ہے، ایک سروے کے مطابق صرف امریکا میں 16 سال سے لیکر 55 سال کی عمر کے لوگوں

میں 10 فیصد ایسے ہیں جو کم از کم تین سال جنس پرستی میں گزار دیتے ہیں، 73 فیصد امریکی زندگی میں کم از کم ایک بار اس

گمناؤ نے عمل کو ضرور انجام دیتے ہیں۔ 19 فیصد خواتین چالیس سال کی عمر تک اس کی مرتکب ہوتی ہیں۔ 3 فیصد زندگی

بھر اس مرض میں گرفتار رہتی ہیں، اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اس میں کوئی دینی حرج نہیں سمجھتے۔ اس لئے کہ انجیل مرقس کی

مذکورہ تحریف اور اسی طرح کی دوسری تحریف تعلیمات نے ان کو سند جواز فراہم کر دیا ہے۔⁽²⁾

حوالہ جات

(1) (<http://kspark.kaist.ac.kr/jesus%20sexuality.html>)

(2) (<http://mcdialogue.net/articles.16.html>)